سید محمد ابوذر شاہ
(متعلم کلیہ دارالقرآن فیصل آباد)

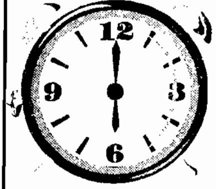

وقت کی قدر جانو!!!!

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ﴿وان تعدوا نعمة اللہ لا تحصوھا﴾

میرے محترم بھائیو اور دوستو! اللہ اپنے بندوں پر ہر وقت مہربان ہے۔ ہر وقت اس کی رحمتوں کے در کھلے ہیں۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا﴾ (النحل:۱۸) ''اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم اسے نہیں کر سکتے۔'' ﴿ان الانسان لظلوم کفار﴾ (ابراہیم:۳۴) ''یقیناً انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم تو ہو ہی ناشکرے اور ظالم۔ اپنے محسن حقیقی کو ہی بھلا بیٹھے ہو۔ اس نے تم پر اتنا بڑا احسان کیا کہ تمہیں عدم سے انسان بنایا۔

اللہ رب العزت کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت یہ ہے کہ اس نے ہمیں زندگی دی اور وقت دیا۔ ہر چیز کا ازالہ ممکن ہے لیکن یہ ایسی چیز ہے جس کا ازالہ ناممکن ہے۔ مثلاً اگر صحت خراب ہو جاتی ہے علاج کیا جائے تو اللہ شفا دیتا ہے۔ مالی نقصان ہو جائے تو اللہ تعالیٰ دوبارہ کاروبار چمکا دے گا۔ کسی امتحان میں فیل ہوا تو اگلے امتحان میں محنت کر کے پاس ہو سکتا ہے مگر جو گھڑیاں بیت جاتی ہیں جو لمحے بیت جاتے ہیں ساری دنیا کے اسباب جمع ہو کر ان لمحوں کو ان گھڑیوں کو واپس نہیں لا سکتے۔ یہ بہت بڑا سرمایہ ہے جو ہر انسان کو ملا ہے۔ مگر اس کو کوئی سرمایہ سمجھتا ہی نہیں۔

سو (100) روپے اگر گم ہو جائیں تو کتنا افسوس ہوتا ہے مگر دس منٹ ضائع ہو جائیں تو کوئی افسوس

نہیں ہوتا۔ یہ افسوس نہیں ہوتا کہ اس نے دس منٹ میں نہ دنیا کا کام کیا اور نہ ہی آخرت کا۔ اس کے ضائع ہونے کا کبھی افسوس ہوا؟ ایک گھنٹہ اخبار پڑھنے میں ضائع کر دیا' کبھی کسی کو احساس نہیں ہوا کہ میری زندگی کے ساٹھ (60) منٹ ضائع ہو گئے ہیں۔ حالانکہ دس منٹ میں موٹی موٹی سرخیاں پڑھ کر حالات سے باخبر رہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ضرورت ہے میں اخبار پڑھنے کی نفی نہیں کر رہا ہوں۔ چلو اخبار تو ہے ہی' لیکن ہمارا تاش کھیلتے ہوئے' کیرم کھیلتے ہوئے زندگی کا کتنا بڑا سرمایہ ہے جو روزانہ ضائع ہوتا ہے۔ فضول ناول پڑھتے ہوئے' ٹیلی ویژن کے ڈرامے دیکھتے ہوئے' زندگی کا کتنا بڑا سرمایہ ہے جو ضائع ہو رہا ہے۔ لیکن کسی کو احساس ہی نہیں کہ کتنی بڑی دولت ضائع ہو رہی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے وقت کی عظمت کو دل میں بٹھانے کے لیے اس کی قسمیں اٹھائی ہیں۔ وقت ایک ایسی دولت اور سرمایہ ہے' جو مالدار کو بھی ملا ہے' غریب کو بھی ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے **والفجر** (مجھے صبح کی قسم) فجر کی قسم کھائی ہے' پھر اس کو دوسری طرح کہا **والصبح** پھر صبح کی قسم کھائی ہے۔ اوقات کی قسمیں اٹھا کر اللہ تعالیٰ نے وقت کی عظمت بٹھائی ہے۔ **واللیل اذا عسعس والصبح اذا تنفس** مجھے رات کی قسم جب وہ ہولے ہولے آتی ہے اور چھا جاتی ہے اور قسم ہے مجھے صبح کی جب وہ سانس لیتی ہے۔ (التکویر: ۱۸،۱۷)

ایک یہودی عالم نے بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تھا کہ وہ کیا چیز ہے جو بے جان ہے اور پھر بھی سانس لیتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا تھا **والصبح اذا تنفس** اللہ نے صبح کو فرمایا مجھے قسم ہے صبح کی جب وہ سانس لیتی ہے اور سانس لینے والو! دیکھو صبح ہو رہی ہے۔ تمہارا کوئی سانس غافل نہ چلا جائے۔

جو دم غافل سو دم کافر......

جو لمحہ یا سانس غفلت میں چلا گیا وہ کفر میں چلا گیا' ضائع ہو گیا۔ تو اللہ گویا یوں کہہ رہا ہے' **والصبح اذا تنفس** ''قسم ہے مجھے صبح کی جب وہ سانس لیتی ہے۔ اے پوری دنیا کے انسانو! صبح تو سانس نہیں لیتی۔ تم سانس لیتے لیتے آنکھیں کھولتے ہو تو ذرا دھیان سے دن کی وادی میں قدم رکھنا کہ تمہارا کوئی سانس غفلت میں نہ چلا جائے۔ پھر غفلت سے بڑھ کر آگے نافرمانی میں نہ چلا جائے۔ غفلت میں تو یہ ہے نہ کہ کچھ ملا نہیں' کچھ گیا نہیں' ضائع ہو گیا یہ گناہ میں یا فرمانبرداری میں نہیں آئے گا۔ لیکن اس سے اگلا مرحلہ ہے کہ کہیں وہ سانس' وہ گھڑی وہ لمحہ کسی نافرمانی میں نہ گزر جائے تو اس کو آپ واپس نہیں لا سکتے۔ ساری دنیا کو کھو

کہ میرا ایک سانس مجھے واپس لا دے نہیں لا سکتے۔ بڑھا دے' نہیں بڑھا سکتے۔

۲۳ جون ۳۶۵ قبل مسیح' گرم دن میں سکندر اعظم کا لقب پانے والا بابل میں بسترِ مرگ پر پڑا ایڑیاں رگڑ رہا ہے اور فریادیں کر رہا ہے کہ کوئی ہے جو مجھے چند دن زندگی دے دے اور مجھ سے ساری حکومت لے لے۔ جس کا جھنڈا مقدونیا سے نکلا اور ٹیکسلا تک جا کے اُس کا پھریرا لہرایا۔ وہ کہہ رہا ہے کہ کوئی ہے جو یہ سب کچھ مجھ سے لے لے اور اتنے دن مجھے دے دے کہ میں اپنے گھر جا کر مر جاؤں۔ لیکن تقدیر کا فیصلہ آیا کہ نہیں تجھے یہیں پردیس میں چوہے کی موت مرنا ہے۔ اللہ پاک نے مسل کے رکھ دیا۔ سانس بڑھتا نہیں' لیکن اگر سانس غفلت میں چلا گیا یا نافرمانی میں چلا گیا تو الٹا ہم پہ وبال بن گیا۔

اجل ہی نے چھوڑا نہ کسرا نہ دارا
اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
پڑا رہ گیا سب یونہی خاکسارا
ہر اک نے کہ کیا کیا نہ حسرت سدھارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اللہ تعالیٰ وقت کی قسمیں کھاتا ہے **والفجر** قسم ہے مجھے فجر کی۔ **والليل** قسم ہے مجھے رات کی پھر تھوڑا سا اور آگے **والضحی** قسم ہے مجھے روشن دن کی یہ ظہر تک چلا جاتا ہے۔ پھر آگے عصر آ گئی **والعصر ان الانسان لفی خسر** ۔قسم ہے مجھے عصر کی اس سے زمانہ بھی مراد ہے اور عصر کا وقت بھی مراد ہے۔ اگر زمانہ بھی ہو تو زمانہ سے مراد بھی وقت ہی ہے۔ پھر فرمایا **والليل اذا يغشى** دن کے بعد شام آ رہی ہے۔ یہ نظام چلتا رہتا ہے۔ یہ بھی وقت کے تحت ہی چل رہا ہے۔

اللہ اس کے بعد ان کی قسمیں کھاتا ہے' جن کے گرد انسان گھوم رہا ہے۔ ماضی سے حال' حال سے مستقبل اللہ نے ان کی الگ الگ قسمیں کھائیں ہیں فرمایا: **والشمس والضحها** سورج کی گردش سے اوقات بنتے ہیں۔ تو کہا مجھے سورج کی قسم اس کی روشنی کی قسم **والقمر اذا تلها** مجھے چاند کی قسم جو اس کے پیچھے آتا ہے۔ اب یہاں اللہ تعالیٰ سورج کی قسم بھی کھا رہا ہے۔ پھر ستارے ہیں جن کی ساتھ ساتھ گردش

سے دن رات بنتے ہیں تو فرمایا والنجم اذا ھوی مجھے قسم ہے ستارے کی (جب وہ گرے)۔ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں سے اوقات وجود میں آتے ہیں، ان کی قسمیں اٹھا کر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وقت بہت بڑی دولت اور سرمایہ ہے۔

آج ہم وقت کی قدر ہی نہیں کرتے۔ ہم تو صرف اپنے سجنے، سنورنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ صرف ہم ہی سب سے اعلیٰ فیشن کریں۔

یہ ہی تجھ کو دھن ہے رہوں سب سے اعلیٰ
ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیسا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا
تجھے حسن ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں

اے انسان اب تو کچھ سمجھ جا کہ زندگی کیا ہے؟ تو پہلے بیدار ہوا، تیرا بچپن گزار پھر تیری جوانی گزرے گی، پھر تیرا بڑھاپا ہوگا، آخر وقت مقررہ پر تو مر ہی جائے گا۔

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا
جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا
اجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

میرے بھائیو! بس دعا ہے کہ اللہ ہمیں وقت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆